© rasailojaraid.com

کلمہ حق

بارہ ربیع الاول کو ساؤتھ آل میں المہاجرون ریلی

۲۸ جون کو برمنگھم جانے کے لیے ایک بجے کے لگ بھگ ابوبکرؓ مسجد ساؤتھ آل براڈوے سے نکلا۔ مجھے اڑھائی وکٹوریہ کوچ سٹیشن سے بس پکڑنا تھی جس کی سیٹ دو روز قبل ریزرو کرا لی تھی۔ خیال تھا کہ وقت پر پہنچ جاؤں گا مگر ساؤتھ آل براڈوے کے بس سٹاپ پر لوکل بس کے انتظار میں کھڑا تھا کہ ایک طرف سے اسلام زندہ باد کے نعروں اور تلاوت قرآن کریم کی آواز کانوں میں پڑنے لگی۔ تعجب سے ادھر ادھر دیکھا کہ یہ آوازیں کدھر سے آرہی ہیں؟ معلوم ہوا کہ "المہاجرون" کی ریلی ہے جو اس تنظیم نے اسلام کے تعارف کے لیے منعقد کی ہے۔ اس روز بارہ ربیع الاول کی تاریخ تھی۔ برطانیہ بھر میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے حوالہ سے تقریبات ہو رہی تھیں اور میں بھی اسی لیے برمنگھم جا رہا تھا کہ اس روز وہاں موزلے کے علاقے کی مسجد حمزہؓ میں عصر کے بعد سیرت نبویؐ پر بیان تھا اور اس سے اگلے روز مدرسہ قاسم العلوم واش وڈ ہیتھ کی سالانہ سیرت کانفرنس میں شریک ہونا تھا۔ اس پس منظر میں "المہاجرون" نے ساؤتھ آل میں ریلی کا اہتمام کیا جو براڈوے اور ساؤتھ روڈ کے معروف بازاروں میں سے گزرتی ہوئی مرکزی جامع مسجد پر اختتام پذیر ہوئی۔

"المہاجرون" کے بارے میں ان کالموں میں کئی بار ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ پرجوش اور جذباتی نوجوانوں کی تنظیم ہے جس کی قیادت شام کے جلا وطن عالم دین الشیخ عمر بکری محمد کر رہے ہیں اور اس میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، ترکی، شام اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے نوجوان بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ ان میں اکثریت ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی ہے جو یہاں برطانیہ میں پیدا ہوئے اور یہیں پلے بڑھے۔ اسلام کے نام پر مختلف مواقع پر ریلیوں کا اہتمام کرنا، عالم اسلام کے اجتماعی مسائل مثلاً کشمیر، فلسطین، کوسوا اور بوسنیا وغیرہ کے حوالہ سے سفارت خانوں کے سامنے مظاہرے کرنا اور میڈیا تک رسائی حاصل کر کے اسلام اور ملت اسلامیہ کے بارے میں پرجوش جذبات کا اظہار کرنا، "المہاجرون" کی امتیازی خصوصیت ہے جسے یہاں کے روایتی دینی حلقوں میں پسند نہیں کیا جاتا۔ ایک بار امریکی سفارت خانے کے سامنے خلیج عرب میں امریکی فوجوں کی موجودگی کے خلاف "المہاجرون" کی پرجوش ریلی میں شرکت کا مجھے بھی موقع ملا۔ بے حد جذباتی منظر تھا۔ بالخصوص ساٹھ ستر نوجوان لڑکیاں سر سے پاؤں تک کھلے اور ڈھیلے لباس میں ملبوس جتھے کی شکل میں ایک طرف کھڑی بازو لہرا لہرا کر جہاد جہاد کے پرجوش نعرے لگا رہی تھیں جسے دیکھ کر میری آنکھوں سے بھی آنسو چھلک پڑے۔

برطانیہ کے روایتی دینی حلقوں کی مصلحتیں اور مجبوریاں میرے پیش نظر بھی ہیں لیکن جب یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ مغرب میں پیدا ہونے والے وہ مسلمان لڑکے اور لڑکیاں جنہوں نے یہیں کے ماحول میں پرورش پائی اور تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی ہے، عالم اسلام کے اجتماعی مسائل پر گفتگو کرتے ہیں، خلافت اور جہاد کے ساتھ بے لچک وابستگی کا اظہار کرتے ہیں، نماز، روزہ کے پابند ہیں، اپنے معاملات اور مسائل میں شیخ عمر سے پوچھ کر شرعی احکام پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں، اسلام کے غلبہ و نفاذ کو اپنا مشن قرار دیتے ہیں اور دنیا کے کسی بھی حصے میں مسلمانوں کو مشکل اور تکلیف کا سامنا ہو یہ متعلقہ ملک کے سفارت خانے کے سامنے بینر لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو میرے لیے ان سے بے تعلق ہو جانا اور روایتی علماء کی طرح ان سے فاصلے پر رہنے کی کوشش کرنا ممکن نہیں رہتا اور شیخ عمر کی اس محنت پر بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ابھی چند روز پہلے ایک مجلس میں اس مسئلے پر چند دوستوں سے گفتگو ہو رہی تھی اور کچھ دوست اس بات کی شکایت کر رہے تھے کہ "المہاجرون" کے اس طرز عمل کی وجہ سے یہاں کے روایتی دینی اداروں کے لیے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اور حکومتی اداروں کی نگرانی اور تجسس کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ یہ علماء کرام کے سوچنے کی بات ہے کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ نوجوان جو آج کے عالمی حالات سے باخبر ہیں، اسلام اور کفر کے درمیان عالمی کشمکش کا منظر ان کے سامنے ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی مشکلات و مصائب ان کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہیں اور جنہیں اپنی شب و روز کی زندگی میں مغرب کے جانبدارانہ، معاندانہ اور متعصبانہ طرز عمل کا مسلسل سامنا کرنا پڑ رہا ہے، وہ ہماری مساجد ومدارس کے روایتی دائرہ کار پر قناعت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جہاں عقائد وعبادات کے علاوہ کوئی اور بات کہنے اور سننے کی گنجائش نہیں ہے۔ ان نوجوانوں کی رگوں میں تازہ خون گردش کر رہا ہے، وہ اسلام اور کفر کی عالمی کشمکش میں کوئی نہ کوئی کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے علماء کرام اور روایتی دینی ادارے اگر شیخ عمر بکری اور ان جیسے دیگر پرجوش اور جذباتی لیڈروں کے طرز عمل سے مطمئن نہیں ہیں اور اسے نقصان دہ سمجھتے ہیں تو خود آگے بڑھ کر ان نوجوانوں کو کوئی کردار فراہم

بقیہ صفحہ ۳۰ پر

© rasailojaraid.com